الحکم ہفتہ وار اخبار
جلد ۲۲ قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۱۹ء نمبر (۷)

مسلم خوابیدہ اوٹھ

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں قم فانذر کے عنوان سے اس پاک مقدس فرض کیطرف میں نے توجہ دلائی تھی جو خداتعالیٰ کی مجید کتاب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہر مسلم کا قرار دیا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ حالات اور واقعات حاضرہ مسلمانوں کی توجہ کو اس وحی کیطرف بار بار منعطف کرا رہے ہیں۔ اس لیے میں اس سلسلہ میں متعدد آرٹیکل لکھنا چاہتا ہوں و باللہ التوفیق۔ میں اپنے معزز معاصرین سلسلہ اور دوسرے اسلامی اخبارات کی خدمت میں ادب سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ واقعات حاضرہ کا اس روشنی میں جو میں پیش کرتا ہوں معائنہ کریں اور اسلام کے مستقبل کے لیے غور کریں +

یورپ کے محاربہ عظیم کا خاتمہ ایک عالمگیر صلح کی صورت میں ہوا ہے۔ اس صلح کے لیے مدبران کی ایک مجلس کام کر رہی ہے۔ میں اسوقت اس کانفرنس صلح کے اجزائے ترکیبی یا اسے فیصلوں پر کوئی ریمارک کرنا نہیں چاہتا اور نہ یہ امر میرے مقاصد کے تحت میں آتا ہے۔ بلکہ مجھے ان نتائج کیطرف توجہ دلانا ہے جو اس سے اسلامی دنیا کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ اس جنگ کا نتیجہ سب سے زیادہ خطرناک اسلامی حکومت کے لیے ہے اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ یہ نتیجہ از ماست کہ بر ماست کا مصداق ہے۔ ٹرکی کو آغاز جنگ میں ہندوستان کے مسلمانوں نے اخلاص اور دل سے مشورہ دیا کہ وہ اس آگ میں نہ کودے مگر وہ جرمن ایجنٹوں کی چالوں اور بہروں میں آکر شریک جنگ ہوئی اور ان کا حشر جو ہوا وہ ایک دردناک کہانی ہے جسکو ہم کسی صورت میں رنج اور افسوس کے

جذبات سے بھرے ہوئے دل کے بغیر لکھ نہیں سکتے

اسلامی حکومتیں اس سے پہلے ہی بہت بری حالت میں تھیں۔ اور اب رہی سہی حالت بھی بگڑ گئی۔ اور مرد بیمار اس موقع پر جاں بر نہ ہو سکا۔ اب بجائے اسکے کہ ہم اسپر نوحہ خوانی کریں ہمارا فرض کچھ اور ہے۔ ہمیں ہمت اور مستعدی کیساتھ اُٹھنے کی ضرورت ہے اور وہ غفلت اور جمود جو صدیوں سے مسلمانوں پر چھایا ہوا ہے اُسکو ترک کر دینا چاہیئے ؛

اِن واقعات حاضرہ نے مسلمانوں کو ایک سبق دیا ہے کہ ہماری آیندہ ترقی کا راز سیاسی جوڑ توڑ میں مخفی نہیں اور نہ تلوار و تفنگ ہمیں اس میدان میں کامیاب کر سکتے ہیں۔ بلکہ ترقی اور کامیابی کی جڑ وہی اصل ہے جو

واذکروا اللّٰہ کثیرا لعلکم تفلحون ٥

کے الفاظ میں تعلیم کیا گیا ہے مائۃ حاضرہ کے عظیم الشان مصلح اور مجدد نے جو مسلمانوں کی رستگاری اور نجات کے لیے مبعوث ہوا تھا صاف الفاظ میں پکار کر کہا تھا کہ

یہ حکم سُن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا۔

وہ کافروں سے سخت ہزیمت اُٹھائیگا

واقعات نے اس پیشگوئی کو پورا کر دیا۔ ٹرکی کی قسمت کے متعلق خدا تعالیٰ سے خبر پاکر اسنے جو خبر دی تھی وہ بھی پوری ہو چکی۔ ایسی حالت میں اگر اس علاج کیطرف مسلمان توجہ نہیں کرینگے۔ جو اس نے بتایا ہے تو یقیناً وہ اسی دوڑ دھوپ اور اس جد و جہد میں جو اسوقت کر رہے ہیں کامیاب نہیں ہو سکیں گے ؛

اسبات کو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ واقعات حاضرہ نے صاف صاف ظاہر کر دیا ہے۔ کہ مسلمانوں کی قسمت کا تلوار سے فیصلہ نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کے لیے اُس تلوار کی ضرورت ہے جو

تزکیہ قلوب سے پیدا ہوتی ہے

جس طرح پر تلوار کو جب صیقل کیا جاتا ہے تو اسکے اندر وہ چمک اور صفائی اور تیزی پیدا ہو جاتی ہے جو دوسروں کو کاٹتی چلی جاتی ہے۔ اس طرح پر انسان جب اپنے قلب کا تصفیہ اور تزکیہ کرتا ہے تو اس میں ایک ایسی قوت اور تاثیر پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ قلوب کو مسخر کرتی جاتی ہے۔ یہی تلوار صحابہ کے ہاتھ میں تھی جسکو لیکر وہ اُٹھے اور اُنھوں نے دنیا کو مسخر کر لیا۔ اُنکی اخلاقی قوت اور قلبی تطہیر نے وہ اثر پیدا کیا کہ جدھر ان کا مونھ اُٹھتا تھا اُدھر ہی خدا تعالیٰ کی تعالیٰ کی تائید اور نصرت انکے ساتھ ہوتی تھی ؛

مسلمان باوجود اس اصل کے دیکھنے کے اور باوجود ان نتائج کو اپنی آنکھ سے مشاہدہ کر لینے کے جو تلوار پیدا کرتی ہے پھر بھی اصل امر کی طرف توجہ نہیں کرتے اور نہ انکے لیڈر انھیں اس امر کی طرف لاتے ہیں۔ بلکہ سب سے بڑھکر افسوسناک امر یہ ہے کہ وہ لوگ جو ہادیان قوم اور رہنمایان ملت کہلاتے تھے علماء اور مشائخ وہ بھی اپنے اصل مقصد کو چھوڑ کر اب اس کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں کہ سیاسی جلسوں میں شریک ہوں اور محض ایسے جلسوں کی صدارت پر خوش ہو کر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے کام سے بھی رک رہے ہیں اور مسلمانوں کو ایک غلط راستہ پر لیے جا رہے ہیں ؛

اس میں کچھ شک نہیں کہ قصر اسلام کو زلزلے کے ایک سخت دھکّے نے منہدم کر دینے میں کچھ باقی نہیں رکھّا۔ اور مسلمانوں کی پولٹیکل اہمیّت خاک میں مل رہی ہے۔ مگر مومن کے لیے مایوس ہونے کا مقام نہیں بلکہ اس میں ایک سبق اور عبرت ہے لعلکم تذکرون پس اس مصیبت عظیم میں تمھارا مقصد اور موقف خدا کی طرف ہو ان سیاسی جوڑ توڑ کو چھوڑ دو ؛

اگر تم سب کے سب اسی راستہ پر چل کھڑے ہو جو صراط مستقیم ہے۔ اور تو تمھارے لیے اس ضعف اور قسم

کی کمزوری کی حالت میں بھی یہ بشارت موجود ہے

انتم الاعلون ان کنتم مومنین

خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا پیوند قائم کرو۔ اُس کے آستانہ الوہیت پر گر جاؤ۔ اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرو اس تبدیلی کیساتھ قلوب کی تطہیر کے ساتھ وابستہ ہے تم بجائے خود ایک کھا جانی والی بجلی ہو جاؤ گے جو جدھر پڑے گی ہر خس و خاشاک کو بھسم کر دیگی۔ دنیا کی فتح اخلاق اور تزکیہ نفس کے ساتھ وابستہ ہے ہر قسم کی عزت اقبال قدم چومنے کو تیار رہو جاتا ہے۔

پس ان واقعات نے بتایا ہے کہ مسلمانوں کی کامیابی کا راز اس طریق میں مخفی ہے۔ جو اس مہدی کے نجات دہندہ نے پیش کیا ہے اور وہ وہی ہے جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو سکھایا تھا۔ سورۃ مدثر کی ان آیات پر غور کرو جن میں سے ایک قُمْ فَاَنْذِرْ پر میں پہلے لکھ چکا ہوں اس بیدار کن صدا کے بعد معًا جو تعلیم دیجاتی ہے وہ یہ ہے

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ

اور اپنے رب کی بڑائی کرا اور اپنے کپڑوں کو پاک کر اور ہر قسم کی پلیدی سے کنارہ کشی کرو۔

یہ آیات مسلم کے فرائض کی نوعیت کو عیاں کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کا اظہار انسان اپنے اعمال سے کر کے دکھاوے۔ ہر قسم کے پلیدگیوں اور گندگیوں سے دور رہے تب یہ مقام اسے حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اس کے لیے صبر اور حوصلہ کی ضرورت ہے ہر بلا اور تکلیف کو برداشت کرے اور استقلال کے ساتھ اپنے تبلیغی فرض میں لگ جاوے۔

جتنک وہ اس اصل کو مضبوط پکڑ کر قدم نہیں اُٹھاتا اسکا ہر قدم بجائے آگے بڑھنے کے پیچھے پڑے گا۔ اور اسے معلوم ہو جائے گا کہ کولھو کے بیل کی طرح وہ جہاں سے چلا تھا ابھی تک اُسی مقام پر ہے۔ پس مسلمانوں کو اس سوال پر غور کرنی چاہیے کہ ان کے لیے موجودہ مصائب میں طریق عمل کیا ہے؟ آیا وہ سیاسی جد و جہد جو وہ کر رہے ہیں زیادہ مفید ہے یا انھیں اپنی زندگیوں میں اس انقلاب کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ مومنوں سے چاہتا ہے۔

مسلمانوں کی کامیابی کا راز اب اسی اصل میں مخفی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی برگزیدہ قوم بن جاویں اور انکی زندگی قرآن مجید کے نیچے آ جائے۔ وہ قرآن مجید کو چھوڑ کر دوسرے راستہ اختیار کر رہے ہیں اور اپنے تبلیغی سلسلہ میں اور اپنی عملی زندگیوں کے نمونے سے قلوب کو فتح کریں تو اس سے بڑھکر کوئی کامیابی اور کوئی راہ فلاح نہیں ہے۔ آؤ ہم ٹھنڈے دل سے اسپر غور کریں کہ آئندہ ان مصائب میں ہم اپنے صحیح راستہ کو کس طرح تلاش کریں؟

یہ ایک اہم ضرورت اور مقصد عظیم ہے جسپر مسلمانوں کو سوچنا چاہیے۔ اور اس پر کامل غور و خوض کے بغیر جو پروگرام بھی وہ آئندہ کے لیے تجویز کریں گے مفید نہیں ہو سکتا۔

تعجب ہوتا ہے کہ ہم قسطنطنیہ کی خلافت کے سوال پر ہندوستان میں بیٹھے ہوئے بحثیں کرتے ہیں مگر نہیں سوچتے کہ خلافت راشدہ اور حقہ کے حاصل کرنے لیے ہمارے اندر بھی کسی خوبی کی ضرورت ہے۔ وہ خلافت جو زید و بکر کے عطیہ اور فیاضی پر موقوف ہے اور کسی کی چشم عنایت کی حرکت سے عطا کرتی ہے یاد رکھو تمھارے لیے وہ کوئی بابرکت چیز نہیں ہوگی۔ خیر و برکت اسی میں ہے جو اللہ کے فضل اور عطا سے نصیب ہو۔ اور اس کے لیے ایمان اور اعمال صالحہ کی ضرورت ہے یہ کمال ہمارے اندر پیدا ہو جاوے تو ناممکن ہے کہ اس خلافت حقہ کے تم وارث نہ ہو جاؤ۔ اور اس کے فیوض و برکات سے حصہ نہ لو۔

لیکن ہماری عملی حالت تو اس کی تصدیق نہ کرے اور ہم ان بحثوں میں پڑے رہیں اور تاروں اور مظاہروں سے اس پولیٹیکل غلطی پر شور مچائیں تو اس سے کیا حاصل اور کیا فائدہ +

میں جانتا ہوں کہ واقعات حاضرہ کی جوش افزا ہر مسلمان کو جلد میرے پیش کردہ امور پر توجہ کرنے کیلیے تحریک نہیں کرے گی۔ اور اغلب ہے کہ وہ مجھے انکی ملامت کا نشانہ بنائیں گے۔ مگر میں اسکی ذرا بھی پرواہ نہ کرتا ہوا .... انھیں حقیقت کی طرف بلا رہا ہوں۔

اگر در خانہ کسی است حرفے بس است

اُمُّ الخبائث (شراب) کا انسداد

یورپ کا محاربہ عظیم بہت قابل قدر نتائج دنیا میں پیدا کریگا جن میں سے بعض کا ظہور دوران جنگ میں اور بعض کا اب ہورہا ہے ایام جنگ میں شراب پر جو حملہ ہوا اسنے ایک اسلامی اصول کی فتح کا اعلان کیا۔ قرآن مجید نے شراب کی حرمت کا جہاں ذکر کیا ہے وہاں جنگ کے متعلق احکام ہیں۔ یورپ کو دوران جنگ میں اسکی مضرتوں پر اطلاع ہوئی۔ اور اسکو عملی طور پر حرام قرار دینے کے احکام صادر ہوئے۔ اور ہمارے ملک معظم قیصر ہند کی کھانے کی میز پر سے شراب کو عملی طور پر ترک کردیا گیا۔ اب امریکہ نے اس کے متعلق جو احکام نافذ کیے ہیں انھوں نے امریکہ کی دوراندیشی اور دانشمندی کو خاص طور پر شہرت دی ہے۔ امریکہ نے شراب کی درآمد بند کردیا۔ اور اب ملک الحجاز نے اسکی درآمد بند کرنے کا اعلان کیا ہے اگرچہ یہ اعلان سب سے پہلے ہونا چاہیے تھا۔ مگر پھر بھی غنیمت ہے +

میں ہندوستان کی اسلامی ریاستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس نیک اور ضروری امر میں امریکہ اور ملک الحجاز کی تقلید کرکے اپنی اسلامی روح کا اظہار کریں خصوصیت سے محی الملتہ والدین حضور نظام کی گورنمنٹ کو خصوصیت سے توجہ کرنی چاہیے۔ جنکے حدود ریاست منشیات کے استعمال کا رواج عام ہورہا ہے اور بھنگ ہی کی دوکانیں بہت کثرت سے ہیں۔ امید کرنی چاہیے کہ بہت جلد ریاست حیدرآباد دکن میں شراب سیندھی وغیرہ منشیات کا بنانا اور بیچنا جرم قرار دیا جائے گا۔ ایسا ہی ہندوستان کی دوسری اسلامی ریاستیں بھی اپنے ہاں منشیات کے انسداد کے لیے ایسے احکام نافذ کرکے اسلامی شریعت کی عزت واحترام کو قائم کریں گی

غیر احمدی تہذیب

مکرم میاں رحمت اللہ صاحب اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کا ایک شخص مسمیٰ غلام محمد سکنہ کھاچوں کا نکاح ثانی لدھیانہ محلہ ڈھولیوال میں مسمی کریم بخش کی لڑکی سے قرار پایا۔ ۱۶ فروری ۱۹۲۰ء کو جبکہ وہاں بارات پہنچی تو کریم بخش نے رشتہ داروں نے جمع ہوکر کہا کہ تم حضرت صاحب کی بیعت سے انکار کردو۔ تو نکاح ہو جاوے گا ورنہ نہیں۔ اونھوں نے کہا کہ اگر

ہماری جان لیلی جائے

تب بھی ہم انکار نہ کریں گے۔ انھوں نے جب دیکھا کہ یہ انکار نہیں کرتا تو بارات کو اس طرح سے ملاکر بغیر رخصت کے واپس کردیا +

حضرت خلیفۃ المسیح نے ۱۰ فروری کو لاہور میں میاں چراغ الدین صاحب کے مکان میں ایک تقریر فرمائی۔ باہر سے بھی لوگ آگئے تھے۔ اسدن مغرب کے بعد کالج کے طلبا کیلیے احمدیہ ہوسٹل میں ایک مفید تقریر کی۔ نوجوانوں نے اچھا اثر لیا +

جلسہ پر آنے والے احباب یاد رکھیں

جلسہ پر آنے والے احباب اس امر کو اچھی طرح یاد رکھیں کہ قادیان ایک مقدس مقام ہے۔ جگہ باہر سے آنیوالے جہاں مہمان ہوتے ہیں وہاں وہ خود ہی میزبان بھی ہوتے ہیں۔ کیونکہ قادیان ارض حرم ہے اور حرم ہم سب کا گھر۔ گھر میں اگر کسی قسم کے انتظام میں نقص بھی ہو تو وہ چشم پوشی کے قابل ہوتا ہے۔ اس دفعہ سالانہ جلسہ کے انتظام میں خاص دقتیں واقع ہوگئیں۔ جو کہ خدا کے فضل سے دور ہو رہی ہیں۔ دسمبر میں انفلوانزا کی وجہ سے اس کی تاریخیں ایسٹر میں بدلنی پڑیں۔ (۱) اب ماہ فروری سنہ ۱۹۱۹ء میں یہ دشواری نظر آئی کہ ہماری جماعت کا ایک بڑا حصہ۔ جو کہ زمینداروں کا حصہ ہے۔ اُس وقت کٹائی کی وجہ سے مصروف ہوتا ہے اس لیے ایسٹر میں ان کا آنا مشکل ہو جاتا ہے۔ جو کہ انکے نقصان کا باعث ہے۔ یہ معلوم کر کے کہ حضرت نے ماہ مارچ میں جلسہ کی تاریخوں کے انعقاد منظور فرمایا۔ اس سے پہلے منتظمین جلسہ ایسٹر کی وجہ سے مطمئن تھے کہ آرام سے کام کریں گے مگر جب انھیں معلوم ہوا کہ حضرت نے حکم دیدیا کہ مارچ میں جلسہ ہوگا ایسے قلیل وقت میں انتظام کا مشکل ہو جانا ضروری تھا۔

مگر حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے نہایت مستعدی سے کام شروع کر دیا ہے۔ ایسے تنگ وقت کے انتظام میں اگر کسی قسم کی دقت واقع ہو تو امید ہے کہ احباب منتظمین کی مجبوری کو مدنظر رکھتے ہوئے نظر انداز کر دینگے۔

باہر سے آنیوالے احباب منتظمین کی مجبوریوں کو خیال میں لاتے ہوئے یہ امر اچھی طرح سمجھ لیں۔ کہ چونکہ منتظمین جلسہ کو احباب کے اترنے کے لیے مکانات [illegible] انتظام کرنا ہوتا ہے۔ اور اس انتظام کا ایک اندازہ ضروری ہوتا ہے۔ اگر ان کو اندازہ نہ ہو تو نقصان ہونیکا اندیشہ ہوتا ہے۔ (۲) اگر

جلسہ پر آنے والے احباب

اپنے شہر کی فہرستیں تیار کر کے منتظم مکانات شیخ محمود احمد یا مولوی سید سرور شاہ صاحب سکریٹری جلسہ کے نام فوراً ارسال کر دیں۔

نیز اس امر کا بھی خیال رکھیں کہ احباب جدا مکان کے لیے درخواست نہ کریں۔ (۳) اور اس امر کو بخوبی سمجھ لیں اگر منتظمین کو مکان مل سکیں تو وہ ہر ایک آدمی کو جدا جدا مکان دینے کو تیار ہیں۔ چونکہ کثرت سے مکانات قادیان میں مل نہیں سکتے اس لیے منتظمین کے اس انتظام کو کہ مرد مردوں میں اور عورتیں عورتوں میں ہی رہیں منظور فرماویں۔

(۴) بعض احباب قادیان میں اپنے آرام کے لیے اپنے دوستوں یا عزیزوں کے ہاں ٹھہر جاتے ہیں مہربانی کر کے اس امر سے سکریٹری صاحب کو اطلاع دیں کہ وہ کس کے ہاں ٹھہریں گے اور کتنے آدمی اُن کے ساتھ ہوں گے۔ اور کتنے روز قیام فرماویں گے۔

(۵) اسی طرح جلسہ پر آنیوالے احباب اپنے بستروں اور ٹرنکو وغیرہ اشیاء پر اپنے نام کی چٹیں اگر لگا کر لائیں تو انکے اسباب کی روانگی میں سہولت ہو سکے گی۔

(۶) جلسہ میں آپ لوگوں کے آرام کیلیے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ اگر آپ .... اپنے خطوط یا اپنی ڈاک قادیان میں منگوانا چاہتے ہیں تو دفتر منتظم مکانات کی معرفت منگوا سکتے ہیں جو کہ اسی دن آپ کو دفتر کیطرف سے تقسیم کر دیے جایا کریں گے۔ مگر خطوط پر آپ کا پورا پتہ بمع ضلع و شہر کے ہونا چاہیئے۔

(۷) جلسہ کے ایام میں اگر آپ کو کسی انتظام میں خاص نقص نظر آئے تو آپ دفتر منتظم مکانات میں اس نقص کو نوٹ کر دیں یا کرا دیں جسکا فوراً انتظام کر دیا جائیگا

(۸) اگر کسی دوست کی طبیعت ناساز ہو جاوے تو وہ بذریعہ اپنے معاون کے ڈاکٹر سے مشورہ لے سکتا ہے۔

(۹) احباب اپنے بستر اپنے ساتھ لاویں ورنہ تکلیف ہوگی

جلسہ کا اجمالی پروگرام

(۱) یہ جلسہ ۱۵-۱۶-۱۷ مارچ ۱۹۱۹ء کو ہوگا چونکہ ۱۴ تاریخ کو جمعہ ہے اس لیے ایک رنگ میں یہ جلسہ ۱۴ ہی سے شروع ہوگا

(۲) روزانہ نو بجے صبح سے جلسہ مسجد نور میں شروع ہو جایا کرے گا +

(۳) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی انشاء اللہ حسب معمول دو تقریریں ہونگی +

حافظ روشن علی صاحب۔ میر محمد اسحٰق صاحب۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ مولوی غلام رسول راجیکی صاحب وغیرہ احباب کی تقاریر بھی انشاء اللہ ہونگی +

تعلیمی ترقیاں

علم ایک نہایت ہی مفید چیز ہے جہالت کی تاریکی دور ہو جانے کے ساتھ علم کا نور اور علم کی روشنی انسانی دماغ کو صاف اور روشن کر دیتی ہے۔ علم حاصل کر کے بہت سی قومیں ادبار اور ضلالت سے نکلکر عروج کے بلند مقام پر کھڑی ہو جاتی ہیں +

موجودہ محاربہ عظیم میں جو بہترین ایجادات ہوئیں وہ علم ہی کی کرشمہ سازیاں ہیں +

وقت کی قدر کرنیوالوں کیلیے تین دن میں یورپ کا سفر کیسی قیمتی علمی ایجاد ہے +

جاہل اس شخص کی مانند ہے جو کہ اندھیرے میں کسی چیز کو تلاش کرتا ہے اور اسکو معلوم نہیں کہ اسکے راستے میں کیسے کیسے گڑھے اور کتنی چیزیں ہیں جن سے وہ ٹکر کھا کر سر کو زخمی کرلے گا۔ لیکن عالم آدمی ایک سیدھی اور صاف سڑک پر چل رہا ہے اور اسکی ایسی حالت ہے جو کہ روشنی کے اندر اپنی چیزیں دیکھ کر اُٹھا رہا ہے

پس علم ایک نہایت ہی مبارک چیز ہے۔ ہر دانا آدمی علم کی قدر کرے گا اگرچہ وہ کسی قوم کے اندر کیوں نہ ہو۔

آج کل تعلیم کے لیے تمام اقوام میں جد وجہد کی جاتی ہے۔ ابھی حیدرآباد سندھ کے ایک رئیس میر غلام محمد خانصاحب ایک مدرسی تعلیم کے لیے ایک لاکھ روپیہ کی جائداد وقف کر دی ہے جسمیں سے دس ہزار روپیہ تعمیر مدرسہ کیلیے الگ کر دیا گیا ہے +

ہوڑہ میں مسٹر صادق علی تاجر نے سات ہزار روپیہ تعلیم کے لیے دیا +

اس طرح سے گورنمنٹ پنجاب نے خالصہ کالج امرتسر کیلیے تین لاکھ روپیہ کا گرانقدر عطیہ کالج کی تعمیرات و ساز و سامان کی تکمیل لیے عطا فرمایا ہے +

آریہ سماج کی ہمت بھی قابل داد ہے۔ جہاں بھی آریہ سماج کے افراد ہیں وہیں تعلیم پھیلائی جارہی ہے بٹالہ میں آریہ سماج ایک گروکل قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جس کے لیے صرف ایک شخص لالہ بشنداس صاحب نے ۲۵ ہزار روپیہ دیا ہے۔ مزید برآں تیرہ ہزار چندہ جمع ہوا۔

ایسے ہی قادیان میں غالباً یکم اپریل ۱۹۱۹ء سے آریہ سماج ایک مدرسہ کا افتتاح کرنا چاہتی ہے

گورنمنٹ ہند بھی ہندوستان میں لڑکوں کی تعلیم کو جبریہ کرنا چاہتی ہے یہ علمی ترقیاں۔ اہل ہند کے لیے انکی بہتری کا

ٹرکی کا مستقبل

آج کل اخباروں میں اس عنوان سے خوب زور افشانیاں کی جاتی ہیں اور قریباً تمام اخبارات اس مضمون سے دلچسپی لے رہے ہیں کہ آئندہ ٹرکی کا مستقبل کیا ہوگا۔ لوگ آج اس امر پر رائے زنیاں کر رہے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے سولہ برس قبل ٹرکی کیا ٹرکی کے علاوہ بھی تمام اسلامیہ سلطنتوں کا فیصلہ کر دیا۔ آج کے نمبر میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فیصلہ کو ہی شائع کر دینا مناسب خیال کرتا ہوں۔ حضرت نے ایک کتاب عربی زبان میں الہدیٰ کے نام سے شائع فرمائی اس میں آپ تحریر فرماتے ہیں:

جان خدا تیرے پر رحم کرے کہ اکثر بادشاہ اس زمانہ کے اور امراء اس زمانہ کے جو بزرگانِ دین اور حامیانِ شرع متین سمجھے جاتے ہیں۔ وہ سب کے سب اپنی ساری ہمت کے ساتھ زینت دنیا کی طرف جھک گئے ہیں اور شراب اور باجے اور نفسانی خواہشوں کے سوا انھیں کوئی کام ہی نہیں وہ فانی لذتوں کے حاصل کرنے کے لیے خزانے خرچ کر ڈالتے اور شرابیں پیتے ہیں نہروں کے کناروں اور بہتے پانیوں اور بلند درختوں اور پھل دار درختوں اور شگوفوں کے پاس اعلیٰ درجہ کے فرشوں پر بیٹھ کر اور انکو کوئی خبر نہیں کہ رعیت اور ملت پر کیا بلائیں ٹوٹ رہی ہیں۔ انھیں امور سیاسی اور قوموں کے مصالح کا کوئی علم نہیں اور ضبط امور اور عقل و قیاس سے انھیں کچھ بھی حصہ نہیں ملا اور جو لوگ بچپن میں انکے اتالیق بنائے جاتے ہیں۔ وہی انھیں شراب باجوں اور پھاڑوں بڑے نوشی کی محفل آرائی کی ترغیب دیتے ہیں خصوصاً بارش اور نسیم صبا کے چلنے کے وقت اسی طرح حرمات اللہ کے نزدیک جاتے ہیں اور ان سے نہیں بچتے اور حکومت کے فرائض کو ادا نہیں کرتے۔ اور متقی نہیں بنتے۔ یہی وجہ ہے کہ شکست پر شکست دیکھتے ہیں اور ہر روز تنزل اور کمی میں ہیں اس لیے کہ انھوں نے آسمان کے پروردگار کو ناراض کیا اور جو خدمت انکے سپرد ہوئی تھی اسکا کوئی حق ادا نہیں کیا۔ کیا تم دعویٰ کرتے ہو کہ وہ اسلام کے خلیفہ ہیں۔ ایسا نہیں بلکہ وہ زمین کیطرف جھک گئے ہیں۔ اور پوری تقویٰ سے انھیں کہاں حصہ ملا ہے اس لیے ہر ایک جو انکی مخالفت کے لیے اُٹھ کھڑا ہو شکست کھاتے ہیں اور باوجود کثرت لشکروں اور دولت و شوکت کے بھاگ نکلتے ہیں اور یہ سب اثر ہے اس لعنت کا جو آسمان سے انپر برستی ہے اس لیے کہ انھوں نے نفس کی خواہشوں کو خدا پر مقدم کر لیا اور ناچیز دنیا کی مصلحتوں کو اللہ پر اختیار کر لیا اور دنیا کی فانی لہو و لعب اور لذتوں میں سخت حریص ہو گئے اور ساتھ اسکے خود بینی اور گھمنڈ اور خود نمائی کے ناپاک عیب میں اسیر ہیں۔ دین میں سست اور ہار کھائے ہوئے ہیں اور گندی خواہشوں میں چست و چالاک ہیں۔ سو ایک پست ہمت کو بزرگی کیوں کر دی جاوے اور ایک فضلہ کو فضیلت اور مرتبہ کیوں کر مرحمت ہو اس لیے کہ انھوں نے خواہشوں سے اُنس پکڑ لیا اور اپنی رعیت اور دین کو فراموش کر دیا۔ اور پوری خبر گیری نہیں کرتے بیت المال کو باپ دادوں سے وراثت میں آیا ہوا مال سمجھتے ہیں اور رعایا پر اُسے خرچ نہیں کرتے۔ جیسا کہ پرہیزگاری کی شرط ہے اور گمان کرتے ہیں کہ ان سے پرسش نہ ہوگی اور خدا کی طرف لوٹنا نہیں ہوگا تو ان کی دولت کا وقت خواب پریشان کی طرح گذر جاتا ہے۔ یا اُس سایہ کی طرح جسے تاریکی دور کر دیتی ہے۔ اگر تم انکے بُرے فعلوں پر اطلاع پاؤ تو تمھارے بدن پر رونگٹے کھڑے

ہو جائیں اور حیرت تم پر غالب آجائے۔ سو غور کرو کیا یہ لوگ دین کو حجت کرتے اور اسکے مددگار ہیں۔ کیا یہ لوگ گمراہوں کو راہ بتاتے اور اندھوں کا علاج کرتے۔ نہیں نہیں بلکہ اُنکے اغراض اور مقاصد اور ہی ہیں جنھیں صبح و شام پورے کرتے ہیں۔ انہیں شریعت کے احکام سے نسبت ہی کیا بلکہ وہ تو چاہتے ہیں کہ اُس کی قید سے نکل کر پوری بے قیدی سے زندگی بسر کریں۔ اور خلفائے صادقین کی سی قوت عزیمت اُن میں کہاں۔ اور صالح اور پرہیزگاروں کا سا دل کہاں جس کا شیوہ حق اور عدالت ہو۔ بلکہ آج خلافت کے تخت ان صفات سے خالی ہیں اور اُن پر جسم بلا روح بٹھلائے گئے ہیں۔ بلکہ وہ مردوں سے بھی زیادہ ردی ہیں اور ان کا وجود اسلام کے حق میں بہت بڑی مصیبت ہو اور دین کیلیے اُنکے دن سخت ہی منحوس دن ہیں۔ کھاتے پیتے ہیں اور خرابیوں کی طرف نہیں دیکھتے اور نہ کڑھتے ہیں اور دھیان تک نہیں کرتے کہ ملت کی ہوا اُکھڑ گئی ہے اور اس کے چراغ بجھ گئے ہیں اور اُس کے رسول کی تکذیب ہو رہی ہو اور اس کے صحیح کو غلط کہا جا رہا ہے۔ بلکہ اُن میں بہتیرے خدا کی منع کی ہوئی چیزوں پر اڑ بیٹھے ہوئے ہیں اور سخت دلیری سے خواہشوں کو محرمات کے بازاروں میں لیجاتے ہیں حرام کاریوں کی جگہوں میں جلد دوڑ کر جاتے ہیں۔ خوبصورت عورتوں اور راگ و رنگ اور ہر قسم کی جہالتوں پر جھکے ہوئے ہیں۔ صبح و شام اونکی خوش زندگی ہر طرح کی لذات میں بسر ہوتی ہے۔ سو ایسے لوگوں کو خدا سے کیوں مدد ملے جبکہ اُن کے ایسے پر معصیت اور برے اعمال ہوں بلکہ اِن عیش پسند غافل بادشاہوں کا وجود مسلمانوں پر خدا تعالیٰ کا بڑا بھاری غضب ہے جو ناپاک کیڑوں کی طرح زمین سے لگ گئے ہیں اور خدا کے بندوں کے لیے پوری طاقت خرچ نہیں کرتے اور لنگڑی اونٹ کی طرح ہو گئے ہیں اور چست و چالاک گھوڑے کی طرح نہیں دوڑتے۔ اسی سبب سے آسمان کی نصرت ان کا ساتھ نہیں دیتی اور نہ ہی کافروں کی آنکھ میں اُن کا ڈر و خوف رہا ہے جیسے کہ پرہیزگار بادشاہوں کی خاصیت ہے بلکہ یہ کافروں سے یوں بھاگتے ہیں جیسے شیر سے گدھے۔ اور لڑائی کے میدان میں ان کے دو ہزار کے لیے دو کافر کافی ہیں۔ سو اس بزدلی اور ادبار کا منسب بجز بدکاروں کی طرح عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے کے اور کچھ نہیں اور ایسی خیانت اور گمراہی کے ہوتے انھیں کیونکر خدا سے مدد ملے۔ اس لیے کہ خدا اپنی دائمی سنت کو تبدیل نہیں کرتا اور اسکی سنت ہی کہ کافر کو تو مدد دیتا ہے پر فاجر کو ہرگز نہیں دیتا۔ یہی وہ ہی کہ نصرانی بادشاہوں کو مدد مل رہی ہے اور وہ اُن کے حدوں اور مملکتوں پر قابض ہو رہے ہیں اور ہر ایک ریاست کو دباتے چلے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کو اس لیے نصرت نہیں دی کہ وہ ان پر رحیم ہے بلکہ اس لیے کہ اس کا غضب مسلمانوں پر بڑھا ہوا ہے کاش مسلمان جانتے اور اگر یہ متقی ہوتی تو یہ کیونکر ممکن تھا کہ ان کے دشمن ان پر غالب کیے جاتے۔ بلکہ جب اونھوں نے دعا اور عبادت کو چھوڑ دیا تب خدا نے بھی اُنکی کچھ پرواہ نہ کی۔ سو یہ اب اپنی کرتوتوں کے سبب سزا پا رہے ہیں ✤ (باقی پھر انشاء اللہ تعالیٰ)

حضرت خلیفۃ المسیح کے متعلق اطلاعیں

حضرت خلیفۃ المسیح نے ۱۴ فروری کو لاہور میں میاں چراغ الدین کے مکان کے سامنے باغ میں خطبہ جمعہ پڑھا اور تبلیغ کیطرف جماعت کو توجہ دلائی۔

بوقت ۳ بجے حضرت صاحب نے ۲۳ فروری ۱۹۱۰ء کو لاہور میں بریڈلا ہال میں پبلک تقریر فرمائی۔

ایڈیٹر صاحب الحکم بھی حضرت کے ساتھ ہیں۔ پچھلے نمبر کے صفحات غلطی سے اُلٹے چھپ گئے امید ہے کہ احباب اس غلطی کو معاف فرما دیں گے ✤

الحکم ابھی تک اُنکی غیر حاضری میں شائع ہو رہا ہے ✤

(انوار احمدیہ پریس قادیان دارالامان باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی پرو پرائٹر شائع ہوا)